روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 109 | بدھ 13 محرم الحرام ۔1418ھ 21 ہجرت 1376ھش 21 مئی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ (عبادت) جو اپنے اصلی معنوں میں عبادت ہے' دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیراللہ سے سوال کرنا (صاحب ایمان کی) غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے' کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جب تک انسان پورے طور پر خفیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے۔ سچ سمجھو کہ وہ حقیقی طور پر سچا (فرنبردار) اور (سچا صاحب) ایمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ (دین حق) کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی' سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں۔ جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے۔ پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون کو اسی انجن کی طاقت عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا قائل ہو سکتا ہے (۔) جیسے منہ سے کہتا ہے' ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو تو لاریب وہ (فرمانبردار) ہے۔ وہ (صاحب ایمان) اور حنیف ہے' لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جھکتا ہے' وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اس پر وہ وقت آجانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 106)

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی علالت

احبابِ کرام کی خدمت میں خصوصی درخواست دعا

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ایک لمبے عرصے سے علیل ہیں۔ انہیں ذیابیطس اور ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ گردے بھی متاثر ہیں۔ پچھلے دنوں گردے میں انفیکشن اور بخار کی وجہ سے تکلیف زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اور غنودگی کی کیفیت طاری ہے۔ احباب کرام سے حضرت سیدہ موصوفہ کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

کامیابی

○ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب ابن محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان سے ایم سی پی ایس (M.C.P.S) کا امتحان دیا تھا جس میں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر موصوف اس وقت فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خدمات بجالا رہے ہیں نیز مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں مہتمم اشاعت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے یہ کامیابی ان کے لئے اور جماعت کے لئے ہر جہت سے مبارک ہو۔

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ ریحانہ نازلی صاحبہ بنت مکرم عبدالستار صاحب دارالیمن وسطی ربوہ کا نکاح بہمراہ مکرم رشید محمد صاحب ابن مکرم شیر محمد صاحب (خادم حضرت امام جماعت احمدیہ) بعوض پانچ ہزار جرمن مارک حق مہر مورخہ 97-4-17 کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ عزیزہ ریحانہ نازلی مکرم بشارت احمد صاحب (ڈش ماسٹر) کی بھانجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

○ مکرم ملک طاہر احمد صاحب مینیجر حبیب بینک شاہ عالمی لاہور کی بیٹی عزیزہ قرۃ العین بنت المہدی کے نکاح کا اعلان مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے اولیو (Olive) ڈیفنس میں مورخہ 11۔ اپریل 97ء کو عزیز مکرم عامر احمد ملک صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ آف کوئٹہ سے مبلغ ۔/60000 روپے مہر پر کیا۔

عزیزہ قرۃ العین' ملک حبیب الرحمٰن صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ و نائب ناظر تعلیم کی پوتی اور حضرت حافظ نبی بخش صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پڑپوتی ہیں۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

یاد رکھو بدی کا انجام ہمیشہ بد ہوتا ہے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول)

تفرقہ۔ بغض اور عداوت کو بالکل چھوڑ دو۔ ایسی کوئی بات تم میں نہ پائی جاتی ہو جس سے تفرقہ پیدا ہو۔ دیکھو تم طالب علموں میں سے کسی کا باپ اعلیٰ عہدہ پر ہے کوئی خوبصورت ہے کسی کے پاس مال و دولت بہت ہے۔ کوئی عقل مندی کا دعویٰ کرنے والا ہے۔ کوئی طاقت والا ہے۔ مگر ان پر ناز مت کرو۔ اور بھول میں مت پڑو۔ یاد رکھو کہ اللہ ایک دن میں تباہ کر دیا کرتا ہے۔ بڑے بڑے امیروں اور دولت مندوں کے بچوں کو میں نے بھیک مانگتے اور بھیک مانگ کر مرتے دیکھا ہے۔ اور بعضوں کو میں نے اپنے والدین کو گالی نکالتے دیکھا ہے کہ انہوں نے یہ پختہ حویلیاں اور در و دیوار بنائے ہیں اور ایسے محل بنا کر مر گئے ہیں کہ ہم آسانی سے بیچ بھی نہیں سکتے۔

خدا کے فضل اور رحمت کے امیدوار ہو۔ دیکھو ہم کس قدر بیٹھے ہیں۔ ایک (کلمہ) نے ہم سب کو اکٹھے کر دیا ہے اور ایسے ملاپ کر دینے صرف اللہ کریم کا ہی کام ہے۔ انسانی کوشش سے یہ کام نہیں ہوا کرتے۔ خدا کے فضل سے ہی ہم اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اور اس طرح سے ہی بچ سکتے ہیں۔ کسی کی شکل پر حرکات پر غرض افعال اور اقوال پر کوئی چھیڑ چھاڑ کی بات نہ کرو۔ اور یہ اچھی طرح سے یاد رکھو کہ جو چڑ بناتے ہیں۔ اور تفرقہ ڈالتے ہیں۔ وہ عذاب عظیم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ بدی کا انجام ہمیشہ بد ہوتا ہے۔ اور سرخروئی اللہ کریم کی رحمت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

(از خطبہ 23۔ اگست 1907ء)

○○○

○ ہر مخلص احمدی کی دلی آرزو ہوتی ہے کہ وہ سلسلہ احمدیہ کو مضبوط سے مضبوط تر دیکھے۔ اس آرزو کی تکمیل کے لئے اپنے محبوب امام کی آواز تحریک جدید کے مالی میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

جو کام خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہوتا ہے۔ وہ بڑا ہی بابرکت ہوتا ہے۔ اور جو انسان کے اپنے ہاتھ سے ہو وہ بابرکت نہیں ہو سکتا اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور اسی کے ہاتھ سے نہ ہو تو کچھ نہیں ہوتا۔ بس محض اپنی سعی اور کوشش کے طہارت نفس پیدا ہو جاوے۔ یہ خیال باطل ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو جو مقابلہ کرے اس سے سلوکِ اور نیکی سے پیش آؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

21- ہجرت 1376 ھش 21- مئی 1997ء

حصولِ تعلیم کی باتیں

اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر شخص کو تعلیم حاصل کرنی چاہیئے۔ حکومت بھی اس بات کی کوشش کرتی رہتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو تعلیم کے مواقع مہیا کئے جائیں۔ بڑی عمر کے لوگوں کے لئے تعلیم بالغاں کے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ عوام الناس کو اس بات کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ تعلیم سے استفادہ کرنے کے لئے وہ ایک دوسرے کو پڑھائیں۔ ایک وقت میں تعلیم کا یہ نعرہ بھی بڑا عام ہوا تھا کہ ہر شخص ایک آدمی کو پڑھائے Each One Teach one مگر اس کے بعد مختلف جگہوں پر ایسے انتظامات بھی کئے جاتے رہے کہ مختلف ادارے اس ذمہ داری کو نبھائیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ تعلیم انسان کے لئے زیور کا کام دیتی ہے یعنی اسے خوبصورت بناتی ہے اور اس کی ضرورت بھی ہے۔ عام طور پر تو زیور کو ضرورت میں شامل نہیں کیا جاتا لیکن یہ زیور ایسا ہے جس کے متعلق یہ کہنا بہت درست ہے کہ یہ ہماری ضرورت بھی ہے۔ کتنا اچھا ہو کہ ہم میں سے ہر شخص لکھا پڑھا ہو۔ اگرچہ سب کے لکھے پڑھے ہونے کا ایک ہی معیار تو ممکن نہیں لیکن کچھ نہ کچھ لکھنا پڑھنا تو آجانا چاہیئے۔ اسی لئے حضرت امام جماعت ثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)ؒ نے اس بات کی تلقین فرمائی تھی کہ جماعت میں کوئی لڑکی ایسی نہ ہو جو آٹھویں جماعت پاس کرنے سے پہلے تعلیم چھوڑ دے اور کوئی لڑکا ایسا نہ ہو جو دسویں جماعت پاس کرنے سے پہلے تعلیم چھوڑ دے۔ اگر اس پر عمل کیا جائے تو چند سالوں میں ہماری جماعت کی تعلیم کا معیار سو فی صد ہو جائے گا اور ہمیں ایسا کرنا بھی چاہیئے۔

اس کے علاوہ ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ اگرچہ یہ بھی ضروری تو ہے کہ ہر شخص تعلیم یافتہ ہو لیکن یہ بات اس سے بھی زیادہ ضروری ہے کہ بعض افراد جن کی تعداد خاصی زیادہ ہونی چاہیئے اعلیٰ تعلیم کے حامل ہوں۔ قوموں کا تعلیمی معیار ہر شخص کے تعلیم حاصل کرنے سے نہیں بنتا بلکہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد سے بنتا ہے۔ جس ملک کے پاس جتنے زیادہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ موجود ہیں اتنا ہی وہ زیادہ ترقی یافتہ ہے۔ اور ترقی کے لئے اس کے پاس مواقع جوق در جوق آنے لگتے ہیں۔

اپنی طرف اگر ہم دیکھیں تو ہمارے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے نوبل انعام حاصل کرنے پر جماعت کے تعلیمی معیار کو جس جگہ پر لا کر کھڑا کر دیا تھا وہ لاکھوں انسانوں کو تھوڑا تھوڑا پڑھا دینے سے ہرگز ممکن نہیں تھا۔ حضرت امام جماعت الثالث فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک ڈاکٹر سلام نہیں بلکہ دس ہزار ڈاکٹر سلام چاہیں۔ اور اگر ایسا ہو جائے اور یقیناً ایسا ہونا چاہیئے تو ہم دنیا بھر میں تعلیم میں سب سے آگے نکل جائیں گے۔ ڈاکٹر سلام بننے کے لئے اگرچہ انفرادی کوشش کی بھی ضرورت ہے لیکن بہت سے ایسے ذہین اور محنتی بچے موجود ہیں جو وسائل کی کمی کی وجہ سے تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکتے۔ انہیں موقعہ ملے تو وہ ڈاکٹر سلام بن سکتے ہیں۔ اور خدا چاہے تو وہ ڈاکٹر سلام سے بھی آگے نکل سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان کے پاس وسائل موجود نہیں ہیں اس لئے وہ اپنی تعلیم کو جاری نہ رکھتے ہوئے ہمیں ایک اور بلکہ کئی اور ڈاکٹر سلام سے محروم رکھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جہاں تک وسائل کا تعلق ہے وہ انفرادی طور پر تو بہت کم لوگوں کے پاس ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر سلام بھی تو آخر وظیفہ لے کر تعلیم حاصل کر سکے تھے حضرت امام جماعت الثانیؓ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس رقم میں سے جو آپ کو جوبلی کے موقعہ پر پیش کی گئی تھی ڈاکٹر سلام کو وظیفہ دیا تھا۔ لیکن اگر کسی کو وظیفہ نہ بھی ملے تو ایک اور بات کی طرف بھی حضرت امام جماعت الثالث نے توجہ دلائی تھی۔ کہتے ہیں کہ کسی طالب علم نے تعلیم چھوڑ دی۔ اور جب یہ بات حضرت صاحب تک پہنچائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اس کے ماموں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اس بچے کے والدین تو زیادہ وسائل کے مالک نہیں تھے۔ لیکن اس کا ماموں امیر کبیر فرد تھا۔ حضرت صاحب نے اس موقعہ پر دراصل توجہ یہ دلائی تھی کہ فرد کا خاندان سے تعلق ہوتا ہے۔ افراد کو آگے بڑھانے کے لئے خاندانوں کو آگے آنا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ صرف ماں باپ کے وسائل پر حصر کیا جائے۔ سارے خاندان کے وسائل اپنے سارے بچوں کے استعمال میں آنے چاہئیں۔ چنانچہ جب اس ماموں کو اطلاع دی گئی اور اس نے اس بچے کی تعلیم کا انتظام کر لیا تو بچے کے پاس وسائل نہ ہونے کے باوجود وسائل آموجود ہوئے۔ اور اس نے اچھی خاصی تعلیم حاصل کر لی۔ یہ بات بھی ہمارے لئے تعلیم کے حصول کے لئے مشعل راہ ہے۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں بہت پرانی باتیں بھی اس قسم کی ملتی ہیں کہ خاندانوں نے آپس میں مل کر اپنے بچوں کو تعلیم دلوائی۔ اور انہوں نے نہ صرف اپنا نام پیدا کیا بلکہ انہوں نے خاندانوں کا نام بھی روشن کیا۔

پس آیئے ہم اس بات پر غور کریں کہ ہم میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے لوگوں کی تعداد بڑھنی چاہیئے۔ اس تعداد کو بڑھانے کے لئے ہمارے پاس جو اپنے وسائل ہیں وہ بھی استعمال کئے جائیں اور ان وسائل کے علاوہ پورے خاندان کے وسائل بھی استعمال میں لائے جانے کا امکان پیدا کرنا چاہیئے۔ ہمیں یقین ہے کہ جو کچھ ایک فرد نہیں کر سکتا وہ خاندان مل کر آسانی کے ساتھ سرانجام دے سکتا ہے۔ ہمیں خاندانی روح کو قائم رکھنے کے لئے کہ اپنے اپنے خاندان میں اپنے بچوں کی تعلیم کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً چند ہی سالوں میں ہمارے پاس کئی ڈاکٹر سلام موجود ہوں گے۔ اور اس طرح ہم حضرت امام جماعت الثالث کی بات کو بھی پورا کرنے والے بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ہر شخص کو بھی تعلیم یافتہ بنائیں اور ایک بہت بڑی تعداد کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کر کے جماعت کے نام کو بڑھاوا دیں۔ اور انسانیت کی خدمت کے مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ہم ہیں اپنے اِمام کے ہمراہ
اس کے نقشِ قدم پہ چلتے ہیں
ہم فرشتوں کے ہیں پَروں کے تلے
گود میں ہم خُدا کی پَلتے ہیں

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تقویٰ کی جو تعریف فرمائی ہے اس کا انداز نہایت ہی پیارا ہے اور دنیا کے عام دستور سے بالکل ہٹ کر ہے۔ چنانچہ شروع میں تقویٰ کا بظاہر کوئی ذکر نظر نہیں آتا لیکن یہ مضمون جب اپنے انتہائی مقام کو پہنچتا ہے تو وہاں جا کر پتہ چلتا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کیا بیان فرما رہے ہیں۔ صحیح مسلم کتاب البر و الصلۃ میں ایک حدیث ملتی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا ایک دوسرے سے حسد نہ کرو' ایک دوسرے سے بڑھ بڑھ کر بولی نہ دو' ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو' ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے باتیں نہ کرو' تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔ اے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔ یاد رکھو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' وہ اس پر ظلم نہیں کرے گا نہ اسے رسوا کرے گا' نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑے گا نہ اسے حقیر جانے گا۔ یہ تعلیم دینے کے بعد آپؐ نے اپنا ہاتھ اپنے دل پر رکھ تین مرتبہ فرمایا تقویٰ یہاں ہے۔ تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے۔ گویا آپؐ یہ بتانا چاہتے تھے کہ تقویٰ کے سرچشمہ سے یہ کلام نکل رہا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تقویٰ کیا ہوتا ہے' تقویٰ محض خدا کے فرضی خوف کا نام نہیں' تقویٰ محض نیکی کی اونچی اونچی باتیں کرنے کا نام نہیں ہے' تقویٰ ایسی چیز کا نام نہیں ہے جو دل میں چھپی رہتی ہے اور ظاہر نہیں ہوتی۔ یہ تو اپنوں کو بھی نظر آتا ہے اور غیروں کو بھی۔ لیکن غیروں کو نظر آنے سے پہلے وہ تقویٰ اپنے کو تو دکھائی دے۔ پس وہ تقویٰ جو تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے اور ظاہر نہیں ہو رہا وہ تقویٰ تقویٰ نہیں ہے۔ فرمایا دیکھو میرے دل میں تقویٰ ہے' میرے دل میں تقویٰ ہے' میرے دل میں تقویٰ ہے اور اس کے نتیجہ میں یہی اعمال مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں اور تم لوگ جو تقویٰ کا دعویٰ کرنے والے ہو اگر ان اعمال سے خالی ہو تو پھر یاد رکھو تقویٰ کی باتیں محض ریاء کی باتیں اور دھوکے کی باتیں ہیں اس سے زیادہ ان کی کوئی حیثیت نہیں اس لئے تم ایک دوسرے سے حسد نہ کرو دوسرے کی طے شدہ بولی سے بڑھ کر بولی نہ دو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے باتیں نہ کرو۔ (-) چاہئے کہ احباب جماعت (-) اپنی اصلاح کریں (-) یہ چند باتیں اکثر ان جھگڑوں کی بنیاد بنتی ہیں جو احمدیوں کے درمیان پیدا ہوتے ہیں اور میری نظر میں آتے ہیں جن سے قضاء کے دفتر بھرے پڑے ہیں' جن کی شکائتیں امور عامہ تک یا امرائے اضلاع تک پہنچتی ہیں۔ ان جھگڑوں کا تعلق انہی باتوں سے ہے۔ مثلاً حرص و ہوا کے نتیجہ میں ایک دوسرے کو شکست دینے کی کوشش میں سودوں میں زیادتیاں کی جاتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے تو فرمایا تھا تم آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ'...... نیکی کی جو روح آنحضرت ﷺ دیکھنا چاہتے ہیں اس حدیث میں اس کی اعلیٰ تعریف بیان فرما دی۔ لیکن اس فقرہ کو بھلا کر ایک عام انسان کو یہ سمجھ نہیں آسکتی کہ ایک آدمی بیع کر رہا ہے تو وہ یہ سمجھتا ہے مجھے اچھا موقع ملا ہے میں خفیہ طور پر اس سے بڑھ کر بات کیوں نہ کر لوں' کیوں نہ اس سودے کے اندر داخل ہو کر اسے اپنا لوں' اس میں نقصان کی کیا بات ہے' وہ بھی سودا کر رہا ہے میں بھی سودا کر رہا ہوں' ایک تیسرا شخص ہے جس کی ملکیت ہے اس کا فائدہ ہی ہو گا' اس کو زیادہ پیسے مل جائیں گے۔ چنانچہ انسانی نفس دنیا کے عام معیار تقویٰ کے مطابق اس کو کوئی بھی ایسی بات نہیں دکھاتا جو معیوب ہو بلکہ اس کو بہتر اور حسین کر کے دکھاتا ہے کہ ہاں بڑی اچھی بات ہے ایسا کر لو۔ لیکن (آنحضرت ﷺ) نے گہرائی میں جا کر سارا معاملہ کھول دیا' ہر بات کی وضاحت فرما دی۔ دو سگے بھائی جو ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں وہ ایک دوسرے سے سودے چھپایا تو نہیں کرتے۔ وہ اس بات کا وہم بھی نہیں کر سکتے۔ کہ ایک بھائی کوئی سودا کر رہا ہو اور دوسرا بھائی مخفی طور پر اس سے بڑھ کر بولی دے کر اس کے سودے کو اپنا لے' جب یہ بات بھائی بھائی کے نقطہ نگاہ سے دیکھی جائے تو اخلاق سے اتنی گری ہوئی اور کمینی حرکت نظر آتی ہے کہ خاندان کے ماحول میں یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا۔

پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جب اپنے سینے پر ہاتھ رکھا اپنے دل کی طرف اشارہ فرمایا اور تین دفعہ فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے تو مراد یہ تھی کہ اخلاق کے جو گُر میں تمہیں سکھلا رہا ہوں وہ میرے دل کے تقویٰ سے وابستہ ہیں میرے دل کے تقویٰ سے مناسبت رکھتے ہیں۔ دنیا کے عام آدمیوں کے ساتھ شاید تمہیں ان میں کوئی مناسبت نظر نہ آئے۔ عام انسان کے معیار کے مطابق تم شاید یہ سمجھو کہ یہ زیادہ بلند اور بے وجہ کا معیار مقرر کیا گیا ہے لیکن یاد رکھنا (-) مجھ سے تقویٰ سیکھو' غیروں سے تقویٰ نہ سیکھو۔ وہ لوگ جو بظاہر ماضی کا قصہ بن چکے ہیں وہ انبیاء جو پرانے زمانوں میں کھوئے گئے ان کے تقویٰ کی تعلیم ان کے دلوں سے تعلق رکھتی تھی۔ اب آئندہ آنے والے زمانہ میں تقویٰ کی تعلیم محمد مصطفیٰ ﷺ کے دل سے تعلق رکھنی والی ہو گی اور ان دونوں میں یقیناً فرق ہے۔

پھر فرمایا (-) ایک شخص کی ہلاکت کے لئے یہ شر بہت کافی ہے کہ وہ اپنے (-) بھائی کو تحقیر کی نظر سے دیکھے اگر وہ دوسرے سب گناہوں سے بچا بھی ہوا ہو لیکن یہ نقص موجود ہو کہ وہ اپنے (-) بھائی کو حقارت اور تذلیل کی نظر سے دیکھتا ہے تو اس کی ہلاکت کے لے بس یہی کافی ہے۔ (-) یعنی بلا اجازت تصرف حرام ہے۔ فرمایا (-) اس کا خون بھی حرام اس کا مال بھی حرام ہے اور اس کی عزت بھی حرام ہے۔

پس انسانی معاشرہ میں جتنے بھی جھگڑے ہیں ان کو آپ اس خلاصہ سے باہر نہیں نکال سکتے۔ تمام اختلافات کی جڑیں ان تین باتوں میں ہیں یعنی دم میں مال میں اور عرض میں۔ فرمایا ایک (-) کی دوسرے (-) پر یہ تین باتیں میں حرام کر رہا ہوں۔ اور اگر یہ حرام ہو جاتی ہیں تو پھر یہ سوسائٹی لازماً جنت بن کے رہے گی۔ پھر (-) جہنم کا تصور ہی باقی نہیں رہتا۔ اس لئے اگر دکھ کے تصورات معاشرہ میں موجود ہیں اور یہ تکلیفیں دکھائی دے رہی ہیں تو لازماً تقویٰ کی جڑوں میں کہیں کوئی نقص ہے' آپ کے اندر وہ تقویٰ نہیں ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے مبارک و مقدس دل سے پھوٹتا تھا۔

چنانچہ اس ضمن میں حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں:۔

"متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے موٹی باتوں جیسے زنا چوری تلف حقوق' ریا' عجب' حقارت' بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروت خوش خلقی ہمدردی سے پیش آوے خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔" (یہ بڑا اعظم الشان فقرہ ہے بہت ہی پیارا)

"خدمت میں تو انسان بظاہر گرتا ہے اور نیچے ہو کر خدمت کرتا ہے اور مقام محمود وہ ہے جو سب سے اونچا مقام (کلام الٰہی) وعدہ فرماتا ہے کہ خدا اپنے پیاروں کو عطا فرماتا ہے"

(ملفوظات جلد چہارم ص 400)

پس فرمایا خدمتوں کے بھی بعض مقام محمود ہیں یعنی یہ کہ کس سلیقہ سے خدمت کر رہے ہو' کس انداز سے خدمت کر رہے ہو' کس طرح نکھار کر تحسین کے ساتھ خدمت کر رہے ہو اس سے تمہیں مقام محمود نصیب ہو گا۔

(خطبہ فرمودہ 21- مارچ 1987ء)

OOO

ایک اچھی بات

دعا کے لئے انسان کو اپنے خیال اور دل کو ٹٹولنا چاہئے۔ کیا اس کا میلان دنیا کی طرف ہے یا دین کی طرف یعنی کثرت سے وہ دعائیں دنیاوی آسائش کے لئے ہیں یا دین کی خدمت کے لئے

تعارف

مولانا عبدالباسط شاہد

التقویٰ

دعوت الی اللہ کے مقصد و فرض کی ادائیگی کے لئے نہایت سنجیدہ علمی مضامین پر مشتمل ماہوار عربی رسالہ جو جناب ابو حمزہ تیونسی کی زیر ادارت اسلام آباد ٹلفورڈ برطانیہ سے نہایت عمدہ کاغذ' طباعت و ترتیب سے شائع ہوتا ہے اس کے جنوری فروری 1997ء کے دو شمارے زیر نظر ہیں۔

جنوری کے رسالہ کا اداریہ "کلمہ التقویٰ" آنحضرت ﷺ کے اخبار غیبیہ میں سے بعض خبروں کے پورا ہونے کے متعلق ہے جبکہ اس رسالہ کے مستقل عنوان حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا مشہور و مقبول درس اور جوامع الکلم اور کلام الامام بھی رسالہ کے حسن و خوبی میں اضافہ کر رہے ہیں۔

مشہور مصری عالم جناب مصطفیٰ ثابت کے قلم سے نہایت فصیح و بلیغ عربی میں بانی سلسلہ احمدیہ کی سیرت پر ایک بہت عمدہ مضمون ہے جس میں سچائی کے دینی معیار شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں۔ ہمارے پیارے امام کے ہفتہ وار روح پرور خطاب کا ترجمہ M.T.A کے شہرت یافتہ ہمارے بزرگ (جو خدا کو پیارے ہو چکے ہیں) جناب محمد حلمی محمد شافعی کے قلم کا مرہون منت ہے۔

امت مسلمہ کے فضائل پر ایک مبسوط مقالہ محترم تھاربوس کی تحریر ہے فروری کے رسالہ کا اداریہ حقیقی خوشی کے عنوان کے تحت ہے جس میں مختلف ادوار میں حاصل ہونے والی مختلف خوشیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ اصل اور دائمی خوشی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے نتیجہ میں تعلق باللہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اس مضمون کو اچھی طرح واضح کرنے کے لئے مدیر محترم نے ہر قاری کے غور کرنے کے لئے یہ سوال پیش کئے ہیں۔

کیا ہم خدا تعالیٰ کے پوری طرح مطیع و فرماں بردار ہیں؟

کیا ہم اسے قبول کرتے اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہ ہمیشہ ہمارے قریب ہوتا ہے؟

کیا ہمیں یہ یقین حاصل ہو چکا ہے کہ وہ موجود ہے اور دعائیں قبول کرتا ہے اگر ان سوالوں کا جواب مثبت ہے تو ہم یقیناً حقیقی خوشی کی لازوال دولت سے مالا مال ہیں۔

درس جوامع الکلم اور کلام الامام کے نہایت مفید مستقل عناوین کے تحت زندگی بخش اور روح پرور کلمات پیش کئے گئے ہیں۔

جناب مصطفیٰ ثابت کے مخصوص انداز میں سیرت کا مضمون بھی شامل اشاعت ہے اس مضمون میں خاص طور پر دعا کی برکات پیش کی گئی ہیں۔

جناب محمد امین الجابی کا مضمون "نوشتہ دیوار" بھی شامل اشاعت ہے۔ اس مضمون میں محترم جابی صاحب نے انبیاء کی صداقت کا مضمون بیان کرتے ہوئے اس تائید و نصرت کا ذکر کیا ہے جو

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

طارق بلوچ - جرمنی

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا ظفر محمد ظفر صاحب

میری پیاری دادی جان محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا ظفر محمد صاحب ظفر (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ) 24 فروری 1997ء بروز پیر شام ساڑھے چھ بجے بعمر 80 سال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں انتقال کر گئیں۔ پیاری دادی جان ڈاکٹر ظفر حسن صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ 1932ء میں آپ میرے پیارے داداجان کے عقد میں آئیں۔ اور نصف صدی پر محیط ازدواجی زندگی کا یہ دورانیہ کچھ اس ہنر مندی' کمال مہارت اور دانش سے گزارا کہ کیا اپنے اور کیا پرائے گویا سب ہی لوگ ان کے گرویدہ ہوتے چلے گئے۔ اور ارادت کا یہ حلقہ تب اور بھی زیادہ پھیل اور وسعت پکڑ گیا جب آپ نے عملی زندگی کی شروعات میں اپنے لئے درس و تدریس کے شعبہ کا انتخاب کر لیا۔ دادی جان کی شخصیت کا یہ پہلو ہمارے خاندان اور جملہ عزیز و اقارب' دوستوں اور جانکاروں کے لئے بطور خاص اس لئے بھی بہت زیادہ اہمیت کا حامل تھا کہ داداجان کا خاندانی پس منظر اور پیاری دادی جان کا اپنا آبائی ماحول بمعہ رسم و رواج اور زبان کے باہم کوئی نسبت اور مطابقت نہیں رکھتا تھا۔ داداجان ایک ایسے سماج کا حصہ تھے جو شہری آبادیوں سے دور اور قبیلوں میں بٹا ہوا تھا۔ یعنی تونسہ شریف (ضلع ڈیرہ غازی خان) سے چند کوس دور جانب مغرب جہاں سلسلہ ہائے کوہ سلیمان کی ایک لمبی پٹی صوبہ سرحد سے بلوچستان کی طرف جاتی نظر آتی ہے۔ اس سنگلاخ سلسلے کے سائے میں آباد "بستی مندرانی" میں داداجان کے اجداد رہتے چلے آ رہے تھے۔ اور پھر اوپر سے زراعت پیشہ جبکہ دادی جان کا آبائی تعلق اور مسکن و مولد خدا کے ایک فرستادہ اور برگزیدہ بستی یعنی قادیان دارالامان سے تھا۔ اور فوجی ڈاکٹر ہونے کے ناطے آپ کے والد ملازمت پیشہ تھے۔ اور نگر نگر گھومتے تھے۔ گویا کسی پہلو سے کوئی قدر مشترک نہیں تھی۔ ماسوا عقیدہ کے اس ایک رشتہ کے جو آقا اور غلام کے درمیان استوار ہوتا ہے۔ قادیان آقا کا دیس تھا۔ اور بستی مندرانی اپنے آقا کے غلاموں کا گہوارہ اور میرے خیال میں یہی وہ واحد اور اٹوٹ نسبت تھی جو داداجان کی دادی جان سے نسبت کی وجہ جواز ٹھہری۔ اور فی ذاتہ پرانی معتبر اور محترم نسبت تھی کہ آمدہ زندگیوں میں اس کے طفیل ہی ہمارے خاندان پر رحمت و برکت کے وہ سبھی در وا ہو گئے جو خطہ زمین پر بکھری ہوئی نیک روحوں کے لئے اور انہی کے واسطے آسمان پر کھلے تھے۔ دادی جان حضرت بانی سلسلہ کے رفیق حضرت حافظ فتح محمد خانصاحب مندرانی کی بہو بن گئیں۔ شادی کے اس مقدس بندھن کے ٹھیک پندرہ برس بعد جب برصغیر کی تقسیم ہوئی اور دنیا کے نقشے پر پاکستان ایک نو آزاد اور سب سے بڑے اسلامی ملک کے طور پر ابھرا تو جماعت کا مرکز بھی قادیان سے ربوہ منتقل ہو گیا۔ عبوری مدت کے لئے نزدیکی گاؤں احمد نگر کا بھی چناؤ کیا گیا۔ تاکہ جامعہ احمدیہ اور اس سے ملحق اداروں کا قیام عمل میں لایا جا سکے۔ اور یوں داداجان اپنے اہل خانہ سمیت احمد نگر میں آباد ہو گئے۔ دادی جان کے متعلق میرے ان محسوسات' میری یادوں اور یادداشتوں کی ساری دنیا زیادہ تر احمد نگر کے ہی گرد گھومتی ہے۔ کہ خود میرا بچپن اور لڑکپن انہی گلیوں میں گزرا۔ گاؤں میں ہم سب ایک ہی گھر میں رہتے تھے۔ مگر الگ الگ حصوں میں۔ بالائی منزل پر داداجان اور دادی جان بمعہ انکل طاہر۔ اور نچلے تینوں حصوں میں ان کے تینوں شادی شدہ بیٹے اور پوتے پوتیاں۔ دادی جان کو میں نے وہاں تین مختلف حیثیتوں میں دیکھا۔ داداجان کے ساتھ رہتے ہوئے بیوی کے روپ میں۔ بچوں کے لئے مادر مہربان کے طور پر۔ اور بحیثیت خوشدامن کے۔ میں نے دیکھا اور یہ محسوس کیا کہ دادی جان نے اپنی ہر حیثیت کے ساتھ پورا پورا انصاف کیا۔ اور کسی کے لب پر حرف شکایت نہیں آنے دیا۔ داداجان نے اگر یہ فرمایا کہ ؎

طاعت خاوند سے تو غافل نہ رہو
فرض ہے اس کی اطاعت یاد رکھ

تو اس فرض کو انہوں نے خوب نبھایا۔ میں نے اپنی زندگی میں ان کے ہاں تلخی کا کوئی عنصر نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی سنا۔ سچ تو یہ ہے کہ انہوں نے داداجان کے ساتھ کبھی اونچے لہجے میں بات ہی نہ کی تھی۔ وہ خوشگوار زندگی کا ایک چلتا پھرتا نمونہ تھے۔ علاوہ ازیں دادی جان نے داداجان کو جماعتی خدمت اور عملی کاموں کی تکمیل کے لئے گھریلو مسئلے مسائل سے بھی آزاد کئے رکھا۔ اور داداجان اس ذہنی اور فکری آزادی کے طفیل تخلیقی کاموں میں منہمک رہے اردو کے علاوہ عربی اور فارسی شاعری (جو بعد میں "کلام ظفر" کے عنوان سے شائع ہوئی) میں آپ نے طبع آزمائی کی تو ساتھ ہی "یاجوج ماجوج اور دنیا کا مستقبل" کے عنوان سے ایک خالصتاً علمی کتابچہ بھی لکھا۔ اور پھر سب سے بڑھ کر ایک انتہائی دقیق موضوع (جس پر بہت کم کام ہوا ہے) کا انتخاب کرتے ہوئے اپنی اعلیٰ صلاحیتوں اور قابلیتوں کے وہ وہ جوہر دکھلائے کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ میری مراد داداجان کی ایک اور تصنیف سے ہے جو حروف مقطعات سے تعلق رکھتی ہے۔ ایسی اور دیگر علمی کاوشوں کا سہرا بجا طور پر دادی جان کے حسن تدبیر کے بھی سر جاتا ہے وگرنہ عین ممکن ہے کسی دوسری صورت میں یہ سب کچھ داداجان کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے۔

دادی جان نے اپنے بچوں کی تربیت کا حق اس رنگ میں ادا کیا کہ خدمت دین اور خدمت دین کے احساس اور اہمیت کو ان سب کی گھٹی میں اتار دیا۔ خوش خلقی کو اگر ان کا جوہر بنایا، تو مہمان نوازی کے وصف کو ان کی شخصیت کا لازمی جزو۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلق خاطر اور اس کی ابدی اہمیت اور حقیقت کا احساس ہمیشہ ہی دادی جان کے پیش نظر رہتا۔ یہ ان کی تربیت کا بھی خاصہ اور ثمر تھا کہ ان کے سبھی بچے بفضل تعالیٰ اس پہلو سے کبھی غافل نہیں ہوئے۔ نہ صرف غافل بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ سلسلہ پر جان نچھاور کرنے والے ہیں۔ کہ یہی ان سب کا "عہد" بھی ہے۔ بچوں کے اندر باہمی پیار و محبت اور اخوت کی جو جوت انہوں نے جگائی تھی وہ بھی لاجواب ہے۔ خاندان کا یہ اتفاق بعینہ ان کی دوسری نسل تک بھی منتقل ہوا ہے۔ گویا دادی جان نے ایک مثالی ماں کا کردار ادا کیا۔ اور بڑی وضع داری کے ساتھ اس تسلسل کو آگے بھی بڑھایا۔ داداجان کا یہ شعر بھی ان پر حرف بحرف صادق آ رہا ہے کہ۔

اپنے بچوں کو بچا دوزخ سے تو
تیرے قدموں میں ہے جنت یاد رکھ

دادی جان کی تین بہوئیں تھیں۔ (چوتھی آنٹی فائزہ جرمن نژاد ہیں۔ جو بہت بعد میں ہمارے خاندان میں شامل ہوئیں۔ قبول احمدیت کے بعد اپنی شخصیت کے مثبت پہلوؤں اور رجحانات کے

باقی صفحہ 6 پر

○

مٹ گئے جب آسرے اک آسرا رہ جائے گا
اپنی تنہائی میں بس اپنا خدا رہ جائے گا
طائرِ نغمہ سرا اُڑ جائے گا نغموں سمیت
اور باقی ایک سازِ بے صدا رہ جائے گا
ہم مسافر ہیں ہمیں ہر دم سفر درپیش ہے
ہم گذر جائیں گے پیچھے راستہ رہ جائے گا
زندگی اپنی ہے ایسے جیسے صحرا کا سفر
ریگِ صحرا پر کوئی کیا نقشِ پا رہ جائے گا
جب سے ہم دنیا میں آئے ہیں رہی جانے کی فکر
سنتے آئے ہیں کہ اِک نامِ خدا رہ جائے گا
میں نے سینہ میں جلا رکھے ہیں یادوں کے چراغ
وقت کی رَو کیا کوئی جلتا دیا رہ جائے گا
اس زمیں پر ہی رہے کتنے جہاں رونق فروز
سوچتا ہوں تابکَے یہ سلسلہ رہ جائے گا
کیا خلا پیدا کوئی ہوگا مرے جانے کے بعد
وقت کے ہاتھوں میں آخر میرا کیا رہ جائے گا
مجھ میں کیسی آگ ہے جس آگ سے روشن ہوں مَیں
آگ بجھ جائے تو کیا آتش کدہ رہ جائے گا
اک شجر بویا زمینِ شعر میں ناہید نے
سوکھ جائے گا کبھی' کب تک ہرا رہ جائے گا

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض احمد ملک- دوالمیال

حضرت مولوی احمد دین صاحب منارہ (ضلع چکوال)

ضلع چکوال کے چار رفقاء حضرت بانی سلسلہ ایسے ہیں جن کا شمار خصوصی رفقاء میں ہوتا ہے۔ وہ مکرم مولوی خان ملک صاحب کھیوال نمبر 197، مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب کھیوال نمبر203، مکرم منشی روشن دین صاحب نمبر209 اور مکرم مولوی احمد دین صاحب منارہ نمبر288 سابقہ ضلع جہلم موجودہ ضلع چکوال کے ہیں (انجام آتھم صفحہ 327-328)

ضلع چکوال کے علاقہ ونہار میں سب سے پہلے احمدیت کو حرز جاں بنانے والے حضرت بانی سلسلہ پر اپنی دل و جان نچھاور کرنے والے۔ احمدیت سے سچی لگن۔ محبتوں۔ وفاؤں اور چاہتوں کا رشتہ قائم کرنے والے خصوصی رفقائے احمدیت میں شامل ہونے والے حضرت مولوی احمد دین صاحب آف منارہ تھے۔ جو سفرو حضر کی مصیبتیں۔ صعوبتیں اور تکلیفیں سہہ کر قادیان گئے۔ اور وہاں جاکر حضرت بانی سلسلہ کے در پر سر تسلیم خم کیا اور تمام تر رکاوٹوں۔ مشکلوں اور اذیتوں کے باوجود حضرت بانی سلسلہ کے دامن کو مضبوطی سے تھام لیا۔ اور حضرت بانی سلسلہ کے روحانی فیوض سے اپنے دامن کو بھرا۔ اور اپنے آپ کو اس کی جماعت میں شامل کرکے بے مثال بن گئے اور اپنے آپ کو خوشنودی رب کا وارث بنالیا۔

مکرم میاں سلطان بخش صاحب کلر کہار کے پہلے احمدی نے اپنے غیر مطبوعہ نوٹس "تاریخ احمدیت علاقہ ونہار" (جس کا اصل مسودہ ان کے بیٹے منور احمد عارف صاحب، رحمان کالونی ربوہ کے پاس موجود ہے) میں تحریر کرتے ہیں۔ "حضرت مولوی احمد دین صاحب کی متعدد بار مجھے زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل ہوا آپ کی مجالس میں شامل ہوتا رہا آپ کا درمیانہ قد۔ گندمی رنگت۔ سفید ریش۔ کم گو۔ اور نورانی چہرہ تھا۔ اپنے گاؤں یعنی منارہ میں باوجود آپ کے احمدی ہونے کے لوگ ان کا بہت ادب اور احترام کرتے تھے اور لوگ اب بھی بڑی محبت اور عقیدت سے یاد کرتے ہیں اپنے علاقہ کے بہت بڑے عالم تھے۔ جب میں حالات معلوم کرنے کے لئے منارہ گیا تو ملک لعل خان نے بتایا کہ مولوی صاحب نے شیعہ سنی کے اختلاف عقاید کے بارہ میں ایک کتاب لکھی لیکن افسوس وہ چھپ نہ سکی" جب حضرت مولوی احمد دین صاحب بیعت کرنے کے بعد اپنے وطن واپس آئے تو اس وقت دوالمیال میں جماعت قائم نہ ہوئی تھی۔ جب آپ نے دوالمیال میں جاکر احمدیت کا ذکر کیا۔ تو بہت ساری سعید روحوں نے ان کی باتوں کو غور سے سنا اور ان کو پرکھنا شروع کیا اور آپ کا ایک مناظرہ حضرت مولوی کرمداد صاحب سے ہوا اور مولوی کرمداد صاحب نے احمدیت قبول کرلی اور آپ نے پھر دوالمیال میں پہلے امیر جماعت دوالمیال کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ دوالمیال میں مولوی احمد دین صاحب اکثر آکر دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے یکم جنوری 1997ء کو محترم عبدالعزیز صاحب امیر جماعت احمدیہ دوالمیال اور مکرم خالد جاوید صاحب کے ہمراہ خاکسار کو منارہ جانے کا اتفاق ہوا۔ راستے میں بوچھال کلاں سے ڈاکٹر خورشید احمد صاحب بھی ہمسفر ہوگئے۔ منارہ میں اس گاؤں کے سب سے معمر بزرگ مکرم خادم حسین صاحب سے جن کی عمر 96 سال تھی ملاقات ہوئی۔ آپ کی صحت بالکل ٹھیک ہے۔ تقریباً ایک فرلانگ ہمارے ساتھ پیدل چل کر گئے اور مولوی احمد دین صاحب کے پوتے مکرم عبدالغفور صاحب سے جنکی عمر تقریباً 65 سال ہے۔ ملاقات کروائی۔ یہ احمدی نہیں ہیں۔ جب ان سے ان کے دادا مولوی احمد دین صاحب کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے داداجی نے احمدیت قبول کی تھی۔ بہت ہی نیک۔ متقی اور پرہیزگار انسان تھا۔ ایک جید عالم تھے۔ اور منارہ میں آج تک ان جیسا جید عالم پیدا نہیں ہوا۔ اللہ پر یقین کامل رکھنے والے۔ ہر ایک کے ساتھ محبت سے پیش آنے والے۔ بنی نوع انسان کی خدمت کرنے والے بزرگ تھے۔ تمام منارہ والے لوگ ان کے زہد و تقویٰ اور وسیع علم کی بدولت عزت کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ منارہ کی بڑی بیت الحمد گلزار مدینہ مولوی احمد دین صاحب نے بنائی تھی اور اسی بیت میں امامت کیا کرتے تھے۔ نہایت خوش اخلاق۔ بااصول اور متوکل انسان تھے۔ دعا پر بے حد بھروسہ کرتے تھے۔

وہاں مولوی صاحب کے ایک قریبی رشتہ دار میاں غلام حسین صاحب عمر تقریباً 70 سال ہوگی سے ملاقات ہوئی انہوں نے بتایا کہ مولوی احمد دین صاحب ایک بہت پایہ کے عالم اور بیت میں امامت کرتے تھے اور اب بھی اس بیت کی انہیں کے خاندان کے پاس امامت ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ مولوی احمد دین صاحب شرک کے سخت مخالف تھے۔ ہر قسم کی فضول رسومات کے خلاف تھے۔ گھڑولیاں بھرنے اور شادی اور موت کی فضول رسموں کے سخت مخالف تھے۔ شرک کی کسی چھوٹی سی چیز کو پسند نہیں کرتے تھے۔ عادات و اطوار درویشانہ اور بے حد سادہ۔ زہد و تقویٰ میں اعلیٰ مقام۔ نہایت خوش اخلاق اور بااصول انسان تھے۔ ہر ایک کے ساتھ محبت سے پیش آتے اور دعا پر حد سے زیادہ یقین تھا۔ مولوی احمد دین صاحب نے ایک دفعہ رویاء میں دیکھا کہ منارہ کے درمیان سے سڑک نکل رہی ہے۔ حالانکہ اس وقت اس علاقہ میں کسی سڑک کا وجود تک نہ تھا۔ آپ نے رویاء کے بعد لوگوں کو بتایا کہ منارہ کے درمیان سے سڑک نکلے گی اور ان کی یہ رویاء بالکل سوفی صد صحیح ثابت ہوئی اور منارہ کے درمیان سے اب سڑک نکلی ہوئی ہے جو خوشاب جارہی ہے۔

میاں غلام حسین صاحب نے ہمیں قبرستان حوالدار شیر محمد صاحب نمبردار (منارہ کے دوسرے احمدی) کی قبر دکھائی وہاں دعا کی۔ پھر مولوی احمد دین صاحب کی قبر پر لے کر گئے ان کی قبر پر سے مٹی ختم ہو چکی ہے اور قبر پر کتبہ بھی نہیں ہے ان سے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ شرک کے اس حد تک خلاف تھے کہ آپ نے اپنی قبر پر بعد میں مٹی ڈالنے سے منع کردیا تھا۔ وہ قبریں سجانے کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور اس کو بھی ایک قسم کا شرک سمجھتے تھے۔ وہاں بھی دعا کی کرمداد صاحب اور قاضی عبدالرحمان صاحب سے بہت اچھے تعلقات تھے۔ میاں غلام حسین صاحب نے قاضی صاحب کے بچوں عبدالغنی صاحب۔ بشارت احمد صاحب۔ مبارک احمد صاحب، ملک محبوب احمد صاحب کے بارے میں پتہ کیا اور پھر انہوں نے بتایا کہ وہ بھی مولوی صاحب کے ساتھ دوالمیال جاتے رہے ہیں۔

منارہ میں دوسرے نمبر پر ملک شیر محمد صاحب حوالدار پنشنر نمبردار 1938ء میں مولوی احمد دین صاحب کی وفات کے بعد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور احمدیت میں خوب صدق دکھایا۔ ملک شیر محمد صاحب کی اہلیہ مسمات امام بی بی صاحبہ بہت نیک احمدی خاتون تھیں اور مخلص احمدی تھیں منارہ سے ایک میل دور (جانب بوچھال کلاں) برلب سڑک تالاب کے کنارے مسماۃ امام بی بی صاحبہ نے اپنا زیور بیچ کر ایک بیت تعمیر کروائی جو اب بھی موجود ہے۔ موصوفہ نے فوت ہوتے وقت وصیت کی تھی کہ میرا جنازہ بوچھال کلاں اور کلر کہار کے احمدی بھائی آکر پڑھیں گے۔ آپ کی وفات پر 10-11 بجے کے وقت کلر کہار اور بوچھال کلاں اطلاع کی گئی۔ اس وقت بسیں اور لاریاں تو نہیں تھیں۔ سائیکلوں پر بوچھال کلاں اور کلر کہار کے احباب گئے تھے۔ لیکن بہت دیر سے پہنچے منارہ کے لوگوں نے ان کا جنازہ پڑھ کر ان کو دفن کردیا تھا۔ انہوں نے احمدی احباب سے تعزیت کی۔ اور احمدی احباب قبر پر دعا کے بعد واپس لوٹ آئے۔ منارہ کے لوگوں نے جماعت احمدیہ کے احباب کے اخلاص کو بہت سراہا اور بہت متاثر ہوئے تھے"۔

(غیر مطبوعہ نوٹس سلطان بخش صاحب کلر کہار)

مولوی احمد دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ غالباً 1933ء میں بعمر اندازاً 70 سال اس دارفانی سے دار جاودانی کو کوچ فرماگئے۔ اور منارہ میں ہی دفن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور منارہ میں بہت سارے مولوی احمد دین صاحب جیسے وجود پیدا ہوں جو تقویٰ کی راہوں پر چلنے والے ہوں۔

OOO

منور احمد

آم کی اقسام

مالدہ (MALDA) یہ ایک بہترین اگیتی قسم ہے۔ اس کا پھل جون کے شروع میں پکنا شروع ہو جاتا ہے۔ شکل بیضوی شانے نمایاں چھلکا سبز جس کے اوپر زرد دھبے ہوتے ہیں۔ سائز درمیانہ گودے کا رنگ سرخی مائل زرد کم ریشہ دار جلد گھل جانے والا خوشبودار میٹھا بہت رس دار ہوتا ہے۔ اوسط پیداوار 75 کلوگرام فی درخت ہے۔

لنگڑا (LANGRA) یہ قسم بنارس (بھارت) سے منتخب کی گئی ہے۔ اس کا پھل آخر جون سے وسط جولائی تک تیار ہوتا ہے۔ پھل کی شکل بیضوی سائز درمیانہ سے بڑا شانے نمایاں چھلکے کا رنگ سبز اور ہلکا پیلا سطح چکنی گودے کا رنگ سرخی مائل زرد خستہ بے حد شیریں سٹور کرنے کے لئے اچھی قسم ہے۔ پیداوار 90 سے 115 کلوگرام فی درخت ہے۔

امن دسہری (AMAN DUSEHRI) یہ قسم لکھنؤ اور ملیح آباد بھارت کے درمیان ایک گاؤں سے منتخب کی گئی ہے۔ جون کے آخر وسط جولائی تک تیار ہو جاتی ہے۔ پھل کی شکل لمبوتری سائز درمیانہ شانے نمایاں چھلکے کا رنگ خوبانی کے رنگ جیسا گودہ گہرے زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ رس درمیانہ اوسط پیداوار 55 کلوگرام فی درخت ہے۔

انور رٹول (ANWAR RETAUL) یہ قسم لکھنؤ بھارت کے باغ رٹول سے منتخب کی گئی ہے یہ جولائی کے شروع میں پکنا شروع ہو جاتی ہے۔ پھل کی شکل بیضوی سائز چھوٹا شانے یکساں چھلکا موٹائی میں درمیانہ چکنا۔ رنگ سبزی یا مائل زرد گودہ بے ریشہ سرخی مائل اس کی گٹھلی کافی موٹی ہوتی ہے۔ اوسط پیداوار 50 کلوگرام فی درخت ہے۔

ثمر بہشت و چونسہ (SAMAR BAHISHT) یہ قسم ملیح آباد کے گاؤں چونسہ سے منتخب کی گئی ہے شیرینی کی وجہ سے اس کا نام ثمر بہشت چونسہ رکھا گیا۔ یہ قسم جولائی کے آخر سے وسط اگست تک تیار ہو جاتی ہے۔ پھل کی شکل بیضوی سائز بڑا شانے نمایاں یکساں۔ رنگ سبز چھلکا باریک چکنا۔ موٹائی درمیانہ بعض علاقوں میں کجرالی یا کھبری کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اوسط پیداوار 110 کلوگرام فی درخت ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

زائر کی صورت حال

زائر کے باغی لیڈر لارین کابیلہ نے صدر موبوتو کو وارننگ دی ہے کہ وہ مستعفی ہو جائیں۔ انہوں نے جنوبی افریقہ کے دار الحکومت کیپ ٹاؤن میں جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا اور اقوام متحدہ کے نمائندہ سے طویل ملاقات کی۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ اگر صدر موبوتو زائر میں خونریزی اور جنگ کو روکنا چاہتے ہیں تو وہ استعفیٰ دے کر اقتدار سے الگ ہو جائیں اور امن کے لئے جو تجاویز دی گئی ہیں ان کو مان لیں۔ انہوں نے ان تجاویز کی تفصیل نہیں بتائی۔

جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا نے کہا ہے کہ وہ اپنی کوششیں جاری رکھیں گے کہ زائر کے مسئلے کا حل جنگ کی بجائے مذاکرات سے نکل آئے۔

ادھر باغی فوج نے دار الحکومت کنشاسا کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ سرکاری فوج نے شہر میں پوزیشنیں سنبھال لی ہیں۔ فوج سڑکوں پر گشت کر رہی ہے۔ ٹینک بھی جگہ جگہ کھڑے ہیں۔ کنشاسا میں خوف و ہراس کا عالم ہے اور شہری شہر کو چھوڑ کر محفوظ مقامات کی طرف جا رہے ہیں۔

○○○

فلسطینیوں کی گرفتاری

اسرائیلی فوج نے 72 فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ گرفتاریاں الخلیل اور بیت اللحم سے کی گئی ہیں۔ اسرائیلیوں نے بتایا ہے کہ یہ گرفتاریاں بموں کے متوقع حملوں کے پیش نظر احتیاطی اقدامات کے طور پر کی گئی ہیں۔ گرفتار شدگان میں یونیورسٹی کے طلباء بھی شامل ہیں۔ ان گرفتاریوں کی وجہ سے علاقے میں سخت کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ پہلے ہی اس علاقے میں فلسطینیوں کی طرف سے یہودی بستیوں کی تعمیر اور توسیع کے خلاف مظاہرے اور احتجاجوں کا سلسلہ جاری ہے۔

○○○

بھارت کا دفاعی پروگرام

بھارت نے اسلحہ کی جدید ٹیکنالوجی حاصل کرنے کے لئے ایک دس سالہ پروگرام بنایا ہے جس کی وجہ سے بھارت نے اپنے بجٹ میں 21 فیصد اضافہ کر دیا ہے۔ بھارت کے وزیر مملکت برائے دفاع نے بتایا ہے کہ اس اضافے کے نتیجے میں 12 کروڑ 40 لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔ اس اسلحہ میں گائیڈڈ میزائیلوں سمیت کئی مزید جدید ہتھیار شامل ہیں۔

تیسری دنیا کے جو ممالک اسلحہ کی تیاری کی دوڑ میں اپنے وسائل کو بے دریغ جھونک رہے ہیں اور اپنے عوام کو بھوک ننگ کا شکار کئے ہوئے ہیں بھارت ان میں بہت نمایاں ہے بھارت دنیا کے غریب ترین ممالک میں سے ایک ہے لیکن اس کی اسلحہ اور جنگی تیاریاں عروج پر ہیں اور عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔

○○○

کشمیری لیڈر کی رہائی

بھارت کی حکومت کشمیری لیڈروں اور انسانی حقوق کے نمائندوں کی زبردست جدوجہد کے بعد کشمیری لیڈر ریاسین ملک کو رہا کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ انہوں نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے مظالم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے خلاف کئی دن سے بھوک ہڑتال کر رکھی تھی۔ یہ بھوک ہڑتال نئی دہلی میں بھارتی پارلیمنٹ کے سامنے کی گئی تھی۔ بھوک ہڑتال کی وجہ سے ان کی حالت بگڑ گئی تھی جس پر بھارتی پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا تھا لیکن جیل میں بھی انہوں نے بھوک ہڑتال جاری رکھی اور کچھ کھانے یا دوائیں لینے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے ان کی حالت مزید بگڑ گئی۔ جس پر بھارتی حکومت انہیں رہا کرنے پر مجبور ہو گئی۔

○○○

شمالی کوریا میں خوراک کا بحران

شمالی کوریا میں خوراک کے جس بحران کی توقع کئی ماہ سے کی جا رہی تھی وہ اب سنگین صورت اختیار کر گیا ہے۔ ملک میں خوراک کی بے حد کمی ہے جس کی وجہ سے اب وہاں کے لوگ جنگلی پودے گھاس اور جڑی بوٹیاں کھانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ فوری طور پر شمالی کوریا کو 10 کروڑ ڈالر کی غذائی امداد کی ضرورت ہے۔ اگر اس صورت حال کو نہ روکا گیا تو 26 لاکھ بچوں سمیت مجموعی طور پر 40 لاکھ افراد کی بھوک کے ہاتھوں ہلاکت کا خطرہ ہے۔

شمالی کوریا اب ان ایک دو ملکوں میں سے رہ گیا ہے جہاں پر کمیونسٹ نظام جاری ہے۔ اس نظام نے سوویت یونین جیسی طاقت کے ٹکڑے کر دیئے کیونکہ اس نظام سے ملک کی اقتصادیات مفلوج ہو چکی تھی اور عام آدمی کا معیار زندگی گرتا چلا جا رہا تھا۔ شمالی کوریا بھی فوجی لحاظ سے ایک اہم ملک ہے۔ ایٹمی اسلحہ تیار کرنے کا بھی شوقین ہے۔ اپنے ملک کو بھی بند رکھا ہوا ہے۔ نہ کوئی آ سکتا ہے نہ جا سکتا ہے۔ سفارتی رابطے بھی بے حد محدود ہیں۔ ملک میں ہر طرح کی پابندیاں ہیں۔ نہ آزادی رائے ہے نہ جمہوریت ہے۔ حکمران بھی مہر بہ لب رہتے ہیں۔ ان ساری باتوں کے باوجود ملکی صورت حال یہ ہے کہ 40 لاکھ افراد کی صرف بھوک کے ہاتھوں ہلاکت کا خطرہ ہے۔ اس کے باوجود ملک کے حکمران اپنا نظام حکومت اور نظام اقتصادیات بدلنے کو تیار نہیں۔

اس صورت حال کا ادراک چین کے آں جہانی لیڈر ڈینگ سیاؤ پنگ نے بہت پہلے کر لیا تھا۔ انہوں نے ملک کا سیاسی نظام کمیونسٹ رکھا مگر اقتصادی نظام کو آزاد کر دیا اور اسے یورپی ملکوں کے اوپن مارکیٹ کے نظام کی طرز پر اختیار کر لیا اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کی حکومت اور حکومتی نظام بھی محفوظ ہے اور ملک کی اقتصادی حالت بہت بہتر ہو گئی ہے۔ اس وقت چین ایک اہم اقتصادی اور صنعتی طاقت کے روپ میں ڈھلتا جا رہا ہے۔

وقت آگیا ہے کہ اب شمالی کوریا کے حکمران بھی ہوش کے ناخن لیں اور ملک سے کمیونسٹ نظام ختم کر کے لاکھوں عوام کی زندگی کو دکھوں سے نکال لیں۔

○○○

بات چیت کی پیشکش مسترد

مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے بھارت کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ کی جانب سے بات چیت کی پیشکش کو مسترد کر دیا ہے۔ نئی دلی میں ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حریت پسندوں کے نمائندوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کی اپنی کوئی حیثیت نہیں۔ وہ ایک ایسے انتخابات کے ذریعے برسراقتدار آئے ہیں جس کو عالمی نمائندوں اور عالمی رائے عامہ نے فراڈ قرار دیا تھا۔ کشمیریوں نے اس کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ بھارتی فوج کی حفاظت کے بغیر کہیں بھی آ جا نہیں سکتے۔ وہ بھارتی افواج کی طرف سے کشمیریوں کے قتل اور خواتین کی بے حرمتی کے واقعات روک نہیں سکتے۔ کیونکہ بھارتی افواج پر ان کا کوئی بھی کنٹرول نہیں۔ ایسے حالات میں ان سے بات چیت کا کوئی فائدہ نہیں۔ کشمیری حریت پسندوں نے اعلان کیا کہ وہ بھارتی افواج کے ظلم و ستم کے خلاف سری نگر کے لال چوک میں احتجاجی دھرنا دیں گے۔

○○○

تری پورہ کے علیحدگی پسندوں کا حملہ

بھارت کی مشرقی ریاست تری پورہ میں آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد کرنے والے علیحدگی پسندوں نے گزشتہ روز ایک جھڑپ میں 20 بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ یہ حملہ آزادی کا مطالبہ کرنے والے نیشنل لبریشن فرنٹ کے چھاپہ ماروں نے کیا۔ تری پورہ کی ریاست میں آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد کرنے والے چھاپہ مار بھارتی حکومت کے خلاف نبرد آزما رہتے ہیں۔ اور بھارتی فوج کے ساتھ ان کی جھڑپوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

○○○

نیٹو پر مذاکرات پھر ناکام

روس کے نیٹو کے ساتھ معاملات مسلسل ناکامی کی طرف جا رہے ہیں۔ حال ہی میں امریکہ کی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائیٹ نے ناکام مذاکرات کئے۔ اس سے قبل صدر بورس یلسن اور صدر بل کلنٹن کے درمیان نیٹو میں توسیع کے مسئلے پر مذاکرات ناکام ہو چکے ہیں۔ اب لکسمبرگ میں نیٹو کے جنرل سیکرٹری جیویر سولانا کے ساتھ روسی وزیر خارجہ پریماکوف کے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ تاہم کہا گیا ہے مذاکرات کا اگلا دور ماسکو میں ہو گا۔ نئے دور کے مذاکرات کی تاریخ کا ابھی تعین نہیں کیا گیا۔

نیٹو کے سیکرٹری جنرل نے نیٹو کی توسیع یعنی اس میں سابق کمیونسٹ ممالک کی شمولیت کے معاملے پر روس کے خدشات دور کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ایسا کرنے میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ روس بدستور نیٹو کی رکنیت میں اضافہ کر کے سابق کمیونسٹ ممالک کی شرکت کا مخالف ہے۔ روس کا کہنا ہے کہ اگر یہ ممالک نیٹو میں شامل ہو گئے تو ان پر یہ پابندی ہونی چاہئے کہ وہ اپنے ممالک میں نیٹو کی افواج نہیں لائیں گے۔ اور یہ بھی کہ ان ممالک میں ایٹمی اسلحہ نہیں رکھا جائے گا۔ لیکن نیٹو کو یہ تجاویز منظور نہیں ہیں۔

روس کو یہ خطرہ ہے کہ مغربی ملکوں کا فوجی اتحاد نیٹو اب اس کے ہمسایہ میں آ جائے گا۔ جس سے روس کی سلامتی کو خطرات لاحق ہو جائیں گے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے پیاروں کو حاصل ہوتی ہے۔ اس شمارہ میں محترم موسیٰ اسعد عودہ کا منظوم کلام بھی شامل اشاعت ہے۔

زیر نظر دونوں رسالوں میں MTA کے پروگرام دیئے گئے ہیں۔ جیسا کہ قارئین کرام بخوبی جانتے ہیں۔ MTA دنیا کا وہ منفرد اور ممتاز ٹی وی ہے جس پر کوئی لغو اور بیہودہ پروگرام پیش نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا پروگرام علمی اور روحانی لحاظ سے مفید اور موثر ہوتا ہے۔ یہ سنجیدہ پروگرام جو دنیا بھر میں برابر 24 گھنٹے بلا توقف دیکھا جا سکتا ہے اس بات کا ثبوت ہے کہ دلچسپی پیدا کرنے کے لئے مار دھاڑ فحاشی اور دہشت گردی ضروری نہیں ہے بلکہ ان فضول اور نقصان رساں امور کو دور رکھتے ہوئے بھی دلچسپ پروگرام پیش کئے جا سکتے ہیں۔ MTA کے پروگرام بچوں بڑوں اور خواتین میں برابر مقبول ہیں اور اس کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

باوصف دادی جان کو بہت عزیز رہنے لگیں) یوں تو چھوٹی موٹی شکر رنجیاں ہزار ہم تخنی و ہم نظری کے باوجود بھی اپنا راہ نکال ہی لیتی ہیں۔ لیکن مجھے باوجود ذہن پر زور دینے کے یہ یاد نہیں پڑتا کہ ساس بہو کے معروف روائتی پس منظر میں بھی ان کے درمیان کوئی جھگڑا یا تنازعہ کھڑا ہوا ہو۔ گویا ایسا کوئی ایک واقعہ بھی میرے لوح حافظہ پر ثبت نہیں۔ حالانکہ وہاں ایک نہیں دو نہیں بلکہ اکٹھی تین بہوئیں نچلے (گراونڈ فلور) تینوں حصوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہائش پذیر تھیں۔ اور وہ بھی سالہا سال سے۔ میں سمجھتا ہوں دادی جان کے اس مثبت رویئے کے پیچھے اس خیر کثیر کا بھی بڑا دخل تھا جو حضرت بانی سلسلہ کے طفیل آپ کے پیروکاروں کو ہر شعبہ حیات میں ملی۔ اور جس نے بنیادی حوالوں سے جماعت احمدیہ کو عام سوسائٹی سے بالکل ممتاز اور منفرد مقام دے دیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے برادرم مبشر ظفر کے نام (یہاں جرمنی میں) اپنے تعزیتی مکتوب میں لکھا۔ ”آپ کی دادی جان کی وفات کی خبر سے بہت افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ اور (اعلیٰ مقامات) میں جگہ دے۔ سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس نیک اور بزرگ خاتون کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔“

دادی جان کے فکری اجزائے ترکیبی مذہب کی روح کے ساتھ یوں جڑے ہوئے تھے کہ اگر انہیں اس سے الگ کر کے دیکھا جاتا تو پیچھے کچھ بھی نہ بچتا۔ آپ موصیہ تھیں اور اپنی سیرت اور کردار و گفتار میں اپنی وصیت کا بہت پاس لحاظ رکھتیں۔ ہمسایوں کا اپنوں اور پرائیوں کا بھی انہیں بہت خیال رہتا۔ ہمیں ہر صبح باقاعدگی کے ساتھ فجر کے لئے جگائیں۔ مجھے یاد آیا اس کام کے لئے مجھ پر انہیں کچھ زیادہ ہی محنت کرنا پڑی۔ شاید اس لئے کہ شروع بچپن میں انسان کو اتنا احساس اور ادراک نہیں ہوتا کہ ”عبادت نیند سے بہتر ہے“ اور میری یہ لاعلمی ان کے اس ”جذبہ جہاد“ کی راہ میں کوئی نہ کوئی اڑچن کھڑی کئے رکھتی۔ دادی جان بچوں کو کلام الٰہی پڑھا کر بھی بہت خوشی محسوس کرتیں۔ دادی جان بہت مضبوط اعصاب کی مالک تھیں۔ اور بلحاظ عمر صحت مند اور چاق و چوبند بھی۔ لیکن زندگی کے آخری ایک دو سالوں میں انہیں اوپر نیچے دو انتہائی تکلیف دہ صدمات سے دوچار ہونا پڑ گیا۔ جس سے ان کی عمومی صحت کا گراف تیزی سے نیچے گرتا چلا گیا۔ عہد پیری میں پہنچنے والے یہ صدمے ان کی دونوں بڑی بہوؤں یعنی میری پیاری والدہ اور تائی جان محترمہ کے ناگہاں انتقال کے تھے۔ آخر الذکر تو ان کی بھانجی بھی تھیں۔ گرتی ہوئی صحت کے پیش نظر دادی جان کا مضبوط اعصابی نظام بھی ان صدموں کو نہ سہار سکا۔ میری والدہ کا جب انتقال ہوا تو میں یہ خبر سن کر پاکستان چلا گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ دادی جان بات بات پر امی جان کی یاد میں اشک بہاتیں اور ان کی خوبیوں کے بیان میں رطب اللسان رہتیں۔ ابھی وہ سنبھلنے بھی نہ پائی تھیں کہ پیاری تائی جان کا بلاوا آگیا۔ اور پھر بالآخر خود ان کا اپنا بھی جب اس سانحہ ارتحال کی خبر مجھ تک پہنچی تو یہ سن کر بے ساختہ میرے ذہن میں دادا جان کا دادی جان کے متعلق یہ شعر عود کر آیا۔

اے رشیدہ تو بھی خود غافل نہ ہو
کوچ کر جانے کی ساعت یاد رکھ

دادی جان نے اپنے پسماندگان میں چار بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑی ہے۔ قارئین الفضل سے دادی جان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

فجری (FAJRI) یہ قسم بہار (بھارت) سے منتخب کی گئی ہے۔ انتخاب کرنے والی خاتون فجری کے نام سے منسوب ہوئی اس کا پھل اگست کے آخر میں پکنا شروع ہو جاتا ہے۔ پھل کی شکل بیضوی سے لمبوتری سائز میں بڑا شانے نمایاں چھلکا سبزی مائل گودہ زردی مائل سرخ کم میٹھا بہت کم ریشہ اوسط پیداوار 110 کلو گرام فی درخت ہے۔

سینسیشن (SENS_ATION)

حکومت پنجاب نے ساٹھ کی دہائی میں آم کی دس اقسام فلوریڈا فلپائن اور برازیل سے منگوائی تھیں۔ ان میں سینسیشن کافی حد تک مقبول ہوئی ہے۔ اس کا پھل آخر اگست میں پکنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ دیر سے پکنے والی قسم ہے۔ پھل کی شکل بیضوی اور سائز درمیانہ ہوتا ہے۔ چھلکے کا رنگ سرخی مائل جامنی گودا خوشبودار کم ریشے والا کوالٹی درمیانی اچھی ہوتی ہے۔ اوسط پیداوار 60 سے 75 کلوگرام فی درخت ہے۔ سٹور کرنے کے لئے بھی مفید ہے۔ پھل کی ڈنڈی چونکہ موٹی اور مضبوط ہے۔ تیز ہوا اور آندھی سے پھل کم گرتا ہے۔ پھول آنے کا وقت پندرہ فروری سے پندرہ مارچ ہے۔ وزن عام طور پر 25 سے 33 گرام ہوتا ہے۔ پودے مقابلتاً کوتاہ قد ہوتے ہیں۔ پتے مقابلتاً موٹے اور اوپر سے مڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھول نکلنے پر ٹہنیوں کے گچھے لمبے ہوتے ہیں۔

خاصہ شکل بیضوی سائز درمیانہ شانے نمایاں چھلکا خوبانی کے رنگ جیسا جس پر سرخ دھبے ہوتے ہیں۔ برائے نام کھردرا باریک اور گودے سے اچھی طرح چمٹا ہوا۔ گودا سرخی مائل زرد خستہ بہت میٹھا رس کم ہوتا ہے۔ گٹھلی موٹی اور لمبی پکنے کا وقت جولائی۔ پیداوار 4 من کوالٹی عمدہ یہ قسم بھی حیدر آباد ڈویژن میں کاشت کی جاتی ہے۔ مگر نمایاں نہیں۔

الفانسو الفانسو کی شکل بیضوی گول شانے نمایاں۔ چھلکا زردی مائل سرخ۔ گودا خوبانی کے رنگ جیسا نرم ذائقہ دار بے حد میٹھا ریشہ برائے نام گٹھلی بڑی موٹی بیضوی کم ریشے والی پکنے کا وقت جولائی پیداوار تین من کوالٹی عمدہ یہ ایک اچھی پیداوار دینے والی قسم ہے۔

سندھڑی آم کی قسم بہت مشہور ہے۔ اس کی شکل لمبوتری اور بیضوی سائز بڑا شانے نمایاں نچلی طرف سے اٹھے ہوئے چھلکا بہت زرد چکنا باریک گودے کے ساتھ اچھی طرح چمٹا ہوا گودا کا رنگ زرد کافی رسدار کم ریشہ دار گٹھلی لمبی اور موٹی پکنے کا وقت جون جولائی۔ حیدر آباد ڈویژن کی ایک اچھی قسم کوالٹی بہترین اوسط پیداوار چھ من ہے۔

سوارناریکا شکل بیضوی سائز بڑا شانے نمایاں ڈھلتے ہوئے چھلکا گہرا زرد چکنا گودا خوبانی کے رنگ کا خستہ ذائقہ دار کھٹا میٹھا رس دار گٹھلی کم ریشے دار گٹھلی پتلی اور لمبوتری۔ رکھیں نمایاں کم ریشے دار پکنے کا وقت اگست کے شروع میں اوسط پیداوار چھ من مگر یہ قسم اتنی اچھی ثابت نہیں ہوئی مگر حیدر آباد ڈویژن میں کچھ رقبہ پر کاشت کی جاتی ہے۔

ثمر بہشت رام پور اس کی شکل تقریباً گول سائز چھوٹا شانے یکساں۔ چھلکا باریک چکنا موٹائی میں درمیانہ رنگ سبز گودا نرم برائے نام ریشے دار سفیدی مائل زرد۔ خوشبودار۔ رس درمیانہ قدرے سرخی مائل۔ گٹھلی درمیانہ اور نرم ریشے والی پکنے کا وقت جولائی کے آخر سے اگست کے وسط تک اس کی پیداوار تین من فی پودا ہے۔ کوالٹی اس کی عمدہ ہے۔

بیگن پائی اس کی شکل بیضوی سائز بڑا شانے نمایاں ڈھلتے ہوئے۔ چھلکا زرد سبزی مائل۔ کچھ کھردرا۔ باریک اور پتلا گودے کے ساتھ اچھی طرح چمٹا ہوا گٹھلی پتلی پکنے کا وقت جولائی اوسط پیداوار 5 من حیدر آباد میں اسے بہترین قسم تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ کافی عمدہ ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیزہ عطیہ الخیر مبشر بنت مکرم منصور احمد مبشر صاحب مکان نمبر 3/9 دار العلوم غربی ربوہ چند دنوں سے بہت بیمار ہے۔ عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مستری رانا سفیر احمد صاحب گوٹھ احمد آباد اسٹیٹ سندھ بہت سخت بیمار ہیں ان کا ہرنیا کا اپریشن ہوا تھا مگر شوگر کی وجہ سے کامیاب نہیں ہوا۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل آج کے پروگرام

بدھ 21- مئی 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (20-5-97)
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 طبی معاملات- سپر اینل گلینڈز- میزبان- ڈاکٹر سلطان اے مبشر مہمان- ڈاکٹر لطیف اے- قریشی۔
7-00 (صبح) اردو کلاس۔
8-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (20-5-97)-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 روسی پروگرام۔
12-00 (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب کی زندگی۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 عربی زبان سیکھئے۔
5-00 افریقن پروگرام۔
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (21-5-97)-
7-15 بنگالی پروگرام۔
8-00 (رات) لقاء مع العرب۔
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن پروگرام۔

اعلان

○ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں کوارٹر نمبر 24 تا 27 اور 44- 45 کل چھ عدد کوارٹر مورخہ 97-5-25 بذریعہ نیلامی صبح 8 بجے فروخت کئے جائیں گے۔ کوارٹروں کا صرف ملبہ نیلام ہوگا- پانی اور گیس کی فٹنگ وغیرہ شامل نہ ہوگی۔ رقم نقد موقعہ پر وصول کی جائے گی۔ خواہش مند احباب استفادہ فرمائیں۔ مزید معلومات دفتر نظامت جائیداد سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(ناظم جائیداد)

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں

برادرز اسٹیٹ ایجنسی

8- بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 20- مئی- 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے محرم الحرام میں پنجاب میں امن و امان کی صورت حال پر اطمینان کا اظہار کیا۔ اور اس سلسلے میں حفاظتی اقدامات جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے صوبائی حکومت کو مبارکباد دی اور کہا کہ پنجاب کو دہشت گردی سے پاک کر کے امن کا گہوارہ بنایا جائے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ ہاؤس میں ڈیڑھ گھنٹہ تک اعلیٰ سطح کے اجلاس کی صدارت کی اور جرائم پیشہ سرگرمیوں کے خاتمہ کے لئے قانون سازی اور دیگر اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت اور تخریب کاری کے خلاف حکومت پنجاب کا مشن جاری رہنا چاہئے۔

○ پنجاب کے گورنر شاہد حامد نے کہا ہے کہ صوبے میں امن و امان کی صورت حال تسلی بخش ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسی وجہ سے محرم الحرام کے پہلے دس روز اطمینان بخش اور پر سکون گزر گئے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی۔ انشاء اللہ محرم کے باقی دن بھی کسی پریشانی کے بغیر گزر جائیں گے۔ انہوں نے احتسابی عمل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ عدالتی نظام سے فوری نتائج نہیں مل رہے کیونکہ عدالتی کام ایک مخصوص ضابطہ اور دائرہ کار میں ہی مکمل ہو سکتا ہے۔ اور قانونی نظام کو ایک حد سے زیادہ تیز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ امن و امان کے سلسلے میں اقدامات پر عملدرآمد میں کچھ وقت لگے گا لیکن دہشت گردوں کے خلاف بھرپور ایکشن کا آغاز ہو چکا ہے۔ اور چند روز میں 1975ء کے ایکٹ کے تحت خصوصی عدالتوں کے ججوں کا تقرر کر دیا جائے گا۔ اور اس طرح دہشت گردوں کے کیسوں کی فوری سماعت کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

○ افغانستان سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق جنرل عبدالرشید دوستم کے خلاف ان کی ملیشیا کے دھڑے نے سابق کمانڈر عبدالمالک پیلون کی قیادت میں بغاوت کر دی ہے۔ جس کے بعد ملیشیا کے ہیڈ کوارٹرز مزار شریف سمیت کئی صوبوں میں لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ افغان اسلامی پریس کے مطابق باغیوں نے رشید دوستم کے کئی کمانڈروں کو ہلاک اور بعض دوسرے کمانڈروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ پروفیسر ربانی کے سابق گورنر ہرات کمانڈر اسماعیل خاں کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے انعام اللہ نیازی کی قومی اسمبلی کی رکنیت معطل کر دی ہے۔ یہ حکم ناکام امیدوار حمیر حیات روکڑی کی جانب سے دائر انتخابی عذرداری پر جاری کیا گیا۔ درخواست دہندہ نے اپنی عذرداری میں انعام اللہ نیازی پر اثاثوں کی غلط تفصیل دینے کا الزام لگایا ہے۔

○ سابق وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو جنہیں امریکہ میں فیڈرل گرینڈ جیوری کے سامنے پیش ہونے کے لئے سمن جاری ہوئے تھے امریکی دارالحکومت سے جمعہ کو لندن چلی گئیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں پاکستان کی حکومت کی اجازت کے بغیر امریکی عدالت میں پیش نہیں ہو سکتی۔ البتہ اگر میری حکومت نے اجازت دی تو میں امریکی گرینڈ جیوری میں امریکی الیکشن مہم مالیاتی سکینڈل میں گواہی کے لئے پیش ہوں گی۔ کراچی پہنچنے پر انہوں نے بتایا کہ وہ تیسری بار وزیر اعظم نہیں بننا چاہتی لیکن اگر پارٹی نے چاہا تو سینٹ کی سربراہی کے لئے الیکشن لڑوں گی۔ میں نہ تو سیاست چھوڑوں گی نہ میں نے برطانیہ میں سیاسی پناہ کے لئے درخواست دی ہے۔ اس بارے میں میرے خلاف گندا پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت اپوزیشن کو انتقام کا نشانہ بنا رہی ہے۔

○ ضلع خیرپور میں واقع کھرا قصبہ میں محرم الحرام کے جلوس پر جبکہ وہ اپنے مقررہ راستے پر جا رہا تھا کسی شخص نے فائرنگ کر دی۔ جس کے نتیجہ میں وہاں پر موجود ڈیوٹی مجسٹریٹ سید ضیغم عباس گولی لگنے سے موقع پر ہلاک ہو گئے۔ بتایا گیا ہے کہ اس کے بعد پھر دوسری دفعہ فائرنگ کی گئی جس سے کئی لوگ زخمی ہو گئے۔ ردعمل کے طور پر جلوس کے شرکاء نے ایک بس پر حملہ کر دیا اور بس کے مسافروں میں سے دو کو ہلاک کر دیا۔

○ پاکستان تحریک انصاف کے قائد عمران خان نے کہا ہے کہ لیڈی ڈیانا کے دورہ پاکستان سے تحریک انصاف کا کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ شوکت خانم میموریل ٹرسٹ ہسپتال پوری قوم کا منصوبہ ہے جس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔

○ جمہوری وطن پارٹی کے صدر نواب اکبر خان بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں احتساب کا عمل تسلی بخش نہیں ہے انہوں نے بتایا کہ سابق وزیر داخلہ اور گورنر کے خلاف بھیجے گئے کیسوں پر ابھی تک کچھ نہیں ہوا۔

○ برطانوی پارلیمنٹ میں لیبر پارٹی کے ٹکٹ پر پہلے منتخب پاکستانی رکن محمد سرور پر اپنے مدمقابل کو رشوت دینے کا الزام لگایا گیا ہے۔ اس بات کا انکشاف برطانیہ کے سب سے بڑے قومی اخبار "نیوز آف دی ورلڈ" نے کیا ہے۔ برطانوی وزیر اعظم نے سرور کے خلاف انکوائری کا اعلان کر دیا ہے جبکہ رکن پارلیمنٹ محمد سرور نے ان الزامات کی تردید کی ہے اور بے بنیاد خبر شائع کرنے والے اخبار پر ہتک عزت کا دعویٰ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ کراچی میں اتوار اور پیر کے روز دہشت گردوں نے سابق کانسٹیبل اس کے بیٹے ایک ڈاکٹر اور ایک خاتون کو قتل کر دیا اور دو کو زخمی کر دیا۔ خاتون کو قتل کرنے کے بعد لاش کے ٹکڑے بوری میں بند کر کے نالے میں پھینک دیئے گئے۔

○ لاہور ریلوے سٹیشن کے مال گودام کے شیڈ نمبر 2 میں گزشتہ روز آگ بھڑک اٹھی اور وہاں موجود چینی کی 28 سو بوریاں جل گئیں۔

○ پاکستانی وزیر خارجہ گوہر ایوب نے توقع ظاہر کی ہے کہ پاکستان ایف 16 کا مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں عدالت میں جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو طیارے دیئے جائیں یا رقم واپس کی جائے ورنہ ہم عدالت سے رجوع کریں گے وزیر خارجہ نے واشنگٹن روانگی سے قبل صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ جا کر خارجہ۔ دفاع اور قومی سلامتی کے امریکی وزراء سے ملاقاتیں کروں گا۔

○ بھارت نے میزائل پروگرام کے بجٹ میں دوگنا اضافے کا اعلان کر دیا ہے۔ امریکی دباؤ کو مسترد کرتے ہوئے آئندہ پانچ سال کے لئے میزائل پروگرام کے لئے 144 ملین ڈالر مختص کئے جائیں گے۔ 1997ء تک یہ رقم 64 ملین ڈالر تھی۔

○ شمالی عراق میں کردوں کے خلاف ترکی کے فوجی اپریشن کرنے کے نتیجہ میں 900 سے زائد افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ یورپی یونین کی طرف سے ترکی کے فوجی اپریشن کی مذمت کی گئی ہے۔

○ سری لنکا نے تامل باغیوں کے خلاف فوجی اپریشن کر کے 335۔ افراد کو ہلاک کر دیا ہے اس پر حکومت بھارت نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔

○ جنوبی برازیل میں ایک ہوائی اڈے کے رن وے پر دو طیاروں کی ٹکر سے 12۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ زائرے کے دارالحکومت کنساشا پر باغی فوجوں کے قبضہ کے بعد حالات معمول پر آ رہے ہیں۔

○ طالبان نے گیارہ سو باغی قیدیوں کے خلاف شرعی عدالت میں مقدمہ چلانے کا اعلان کر دیا ہے قیدیوں کا تعلق دوستم اور مسعود کی فوج سے ہے۔

○ البانیہ کے صدر نے پارلیمنٹ توڑ دی ہے۔ اور اگلے ماہ کی 29 تاریخ کو قبل از وقت انتخابات کرانے کا اعلان کیا ہے۔

○ بنگلہ دیش کے جنوب مشرقی ساحل پر خلیج بنگال کی جانب سے شدید سمندری طوفان نے پورے علاقے کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ خیال ہے کہ اس سے 30 لاکھ افراد متاثر ہو سکتے ہیں طوفان کی رفتار ایک سو پچاس کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ اس رفتار میں مزید اضافہ ہونے کا خطرہ ہے۔

جدید ورائٹی کے زیورات
فینسی گولڈ سمتھ محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: اظہر احمد فون: 212868

حیرت انگیز سیل
• لان پرنٹ نئے خوبصورت ڈیزائنوں میں • بریزا چکن • سوس چکن
• ماربل شفون • شفون جارجٹ
• انڈین قمیض دوپٹہ اب صرف چند ہفتوں کیلئے فائدہ اٹھائیں۔
باجوہ کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ
فون: 568

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیو کیمک ادویات رعایتی نرخوں پر، پریکٹیشنرز حضرات کیلئے خصوصی رعایت۔
• سادہ گولیاں • ٹکیاں • شوگر آف ملک • خالی ڈبیاں اور ڈراپرز علاوہ ازیں ہومیوپیتھک کتب بھی دستیاب ہیں۔
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: 771 فیکس: 212299

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
• کیڈیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
• زیورات کی واپسی پر کٹوتی نہیں کی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
فون دوکان: 212837 گھر: 212175
نسیم جیولرز
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ